

(مولانا) محمد یوسف خان

استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

آج کا خطبہ

وسوسوں کی وجہ سے پریشان ہونا چھوڑیے

وسو سے ایمان کے منافی نہیں اور ان پر مواخذہ بھی نہیں

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدرہا مالہم تعمل بہ او تتکلم . (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے برے خیالات اور وسوسوں کو معاف کر دیا ہے، ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا، جب تک ان پر عمل نہ ہو، اور زبان سے نہ کہا جائے۔ انسان کے دل میں بعض اوقات بڑے بڑے خیالات اور خطرات آتے ہیں اور کبھی کبھی منکرانہ اور ملحدانہ سوالات و اعتراضات بھی دل و دماغ کو پریشان کرتے ہیں، اس حدیث میں اطمینان دلایا گیا ہے کہ یہ خیالات اور وساوس جب تک کہ صرف خیالات اور وساوس ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مواخذہ نہیں ہے، ہاں جب یہی خیالات اور خطرات وساوس کی حد سے بڑھ کر اس شخص کا قول یا عمل بن جائیں تو پھر ان پر محاسبہ اور مواخذہ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ: کبھی کبھی میرے دل میں ایسے برے خیالات آتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کو زبان سے نکالوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہے جس نے اس معاملہ کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا ہے۔ (ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ یہ غمگین ہونے اور فکر مند ہونے کی بات نہیں ہے بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس کے فضل و کرم اور اس کی دستگیری نے تمہارے دل کو ان برے خیالات کو قبول کرنے اور اپنانے سے بچا لیا ہے اور بات وسوسے کی حد سے آگے نہیں بڑھنے دی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہمارا حال یہ ہے کہ بعض اوقات ہم اپنے دلوں میں ایسے برے خیالات اور وسوسے پاتے ہیں کہ ان کو زبان سے کہنا بھی بہت برا اور بہت بھاری معلوم ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا واقعی تمہاری یہ حالت ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں یہی حالت ہے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو خالص ایمان ہے۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی یہ کیفیت کہ وہ دین و شریعت کے خلاف وساوس سے اتنا گھبرائے اور ان کو اتنا برا سمجھے کہ زبان سے ادا کرنا بھی اس کو گراں ہو، یہ خالص ایمانی کیفیت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کبھی کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ (یہاں تک کہ یہی سوال وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بھی دل میں ڈالتا ہے کہ جب ہر چیز کا کوئی پیدا کرنے والا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ جب سوال کا سلسلہ یہاں تک پہنچے تو چاہئے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے، اور رک جائے۔ (بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے وسوسے اور سوالات شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور جب شیطان کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ جاہلانہ اور احمقانہ سوال ڈالے تو اس کا سیدھا اور آسان علاج یہ ہے کہ بندہ شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور خیال کو اس طرف سے پھیرے یعنی اس مسئلہ کو قابل توجہ اور لائق غور ہی نہ سمجھے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اللہ اس ہستی کا نام ہے جس کا وجود اس کی ذاتی صفت ہے اور جو تمام موجودات کو وجود بخشنے والا ہے اُس کے متعلق یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں ہمیشہ فضول سوالات اور چوں چرا کا سلسلہ جاری رہے گا، یہاں تک کہ یہ احمقانہ سوال بھی کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو پیدا کیا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جس کو اس سے سابقہ پڑے وہ یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر میرا ایمان ہے۔ (بخاری و مسلم)

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مومن کا رویہ ان سوالات اور وساوس کے بارے میں یہ ہونا چاہئے کہ وہ سوال کرنے والے آدمی سے یا وسوسہ ڈالنے والے شیطان سے اور اپنے نفس سے صاف کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان کی روشنی مجھے نصیب ہو چکی ہے، اس لئے میرے لئے یہ سوال قابل غور نہیں کہ سورج میں روشنی ہے کہ نہیں؟

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے مختلف مواعظ اور ملفوظات میں وساوس کا علاج تجویز فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں وسوسے آتے ہیں، اس کا علاج یہ تجویز فرمایا کہ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر لو وساوس ختم ہو جائیں گے۔ (البدائع ص ۸۰)

ایک صاحب نے اپنی ذات میں پاکی ناپاکی کے بارے میں بہت سے وسوسے لکھے کئی بار وضو کرتے غسل میں پانی بہت زیادہ خرچ کرتے، ایک نماز کے لئے چار چار مرتبہ نیت کرتے اور اس طرح کی شکایات کیں، تو فرمایا کہ وسوسہ کا علاج

یہی ہے کہ اس پر عمل نہ کیا جائے۔ (از بیت السالک حصہ اول ص ۷۳۱)

ایک مرتبہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ جب یہ معلوم ہو گیا کہ وسوسہ ایمان کے منافی نہیں تو اس پر خوش ہونا چاہئے۔ جب یہ شخص خوش ہوگا تو شیطان مایوس ہوگا کیونکہ اس نے تو وسوسہ اس لئے ڈالہ تھا تا کہ یہ غمگین ہو، جب شیطان یہ دیکھے گا کہ یہ بندہ غمگین نہیں ہوتا بلکہ خوش ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالنا چھوڑ دے گا۔ (ماخوذ از الکشف ص ۱۲)

حضرت تھانویؒ اللہ نے ایک اور بات کی طرف توجہ دلائی کہ نہ وسوسے کی پرواہ کریں اور نہ اس کو دور کرنے کی نیت کریں۔ وسوسہ دور کرنے کا ارادہ کریں گے تو وسوسے کی طرف توجہ بڑھے گی اور پھر شیطان مزید وسوسے ڈالے گا۔ (تربیت السالک)

ایک علاج حضرت تھانویؒ نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی انسان کو وسوسوں سے بچاتا ہے۔ جب دل غافل ہوتا ہے تو وسوسے زیادہ آتے ہیں، لہذا انسان اپنے آپ کو نیک کاموں اور ذکر الہی میں مصروف رکھے گا تو وسوسوں سے نجات پائے گا۔